Bluetooth Mirrorفروخت کرنا کیسا؟

ریفرینس نمبر:IEC-0084 تاریخ:12-10-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم شیشوں کی خرید و فروخت کرتے ہیں، آج کل مارکیٹ میں Bluetooth Mirror بھی فروخت ہوتے ہیں جو کہ موبائل فون سے Connect ہو جاتے ہیں، نیز اس میں لائٹ کی سہولت اور اینٹی فاگ(Anti Fog) کی سہولت بھی موجود ہوتی ہے، عام طور پر لوگ نہاتے وقت Bluetooth کو میوزک سننے اور دیگر گناہوں بھری چیزیں سننے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ کیا ان کو بیچنا جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں کسٹمر کا Bluetooth Mirror کو خرید کر اسے گناہ کے کاموں میں استعمال کرنا متعین نہیں، اس کے دیگر جائز استعمالات بھی موجود ہیں نیز Bluetooth استعمال کرنے والے کے لئے بھی اسے میوزک وغیرہ کے علاوہ جائز چیزوں میں استعمال کرنا ممکن ہے مثلاً ممکن ہے آنے والی کسی ضروری فون کال کو اس اسپیکر کے ذریعے سن سکتا ہے اگرچہ بیت الخلا میں کلام کرنا بہت معیوب بات ہے لیکن ایسا کرنا گناہ نہیں ہے۔

لہٰذا اس شیشے کو فروخت کرنا ایسا ہی ہے جیسے ٹی وی، چھری چاقو وغیرہ فروخت کرنا، استعمال کرنے والے پر منحصر ہے کہ وہ اسے جائز کاموں میں استعمال کرے یا ناجائز کاموں میں اور جس طرح استعمال کرے گا اس کا ذمہ بھی اسی پر ہو گا۔

گناہ کے کاموں پر تعاون کی ممانعت سے متعلق قرآن کریم میں ہے: ”وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ“ ترجمہ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

(پارہ:06، سورۃ المائدہ، آیت:02)

معصیت جب عین شے کے ساتھ قائم ہو تو گناہ کے لئے متعین ہونے پر اس کو بیچنا، گناہ پر براہ راست معاونت ہونے کے سبب جائز نہیں۔ جیسا کہ فتنہ پرور لوگوں کو ہتھیار بیچنے کے عدم جواز کی وجہ بحر الرائق میں یہ بیان کی گئی ہے: "لان المعصیة تقوم بعینه فیکون اعانة لھم وتسببا وقد نھینا عن التعاون علی العدوان والمعصیة" یعنی: کیونکہ معصیت ہتھیاروں کے عین کے ساتھ قائم ہے لہٰذا انہیں ہتھیار بیچنا ان کی گناہ پر مدد کرنا اور سبب بننا ہے حالانکہ ہمیں تو گناہ اور معصیت کے کاموں میں مدد کرنے سے منع کیا گیا ہے۔

(البحر الرائق، جلد8، صفحہ371، بیروت)

معصیت جب عین شے کے ساتھ قائم ہو سکتی ہو مگر گناہ کے لئے متعین نہ ہو تو محض شک کی بناء پر اس شے کا بیچنا منع نہیں۔ جیسا کہ ہدایہ میں ہے: "وإن کان لا یعرف أنه من أهل الفتنة لا باس بذلک، لانه یحتمل أن لا یستعمله فی الفتنة فلا یکره بالشک" یعنی: جس شخص کے متعلق یہ معلوم نہ ہو کہ یہ اہل فتنہ میں سے ہے تو اسے ہتھیار بیچنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ ممکن ہے وہ اسے فتنہ پروری کے کاموں میں استعمال نہ کرے لہٰذا محض شک کی بناء پر ایسے شخص کو ہتھیار بیچنا مکروہ نہیں۔

(الھدایة، جلد6، صفحہ506، مطبوعة دار السراج، استنبول)

فتاوی رضویہ میں افیون بیچنے سے متعلق امام اہلسنت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "افیون نشہ کی حد تک کھانا حرام ہے اور اسے بیرونی علاج مثلاً ضماد و طلاء میں استعمال کرنا یا خوردنی معجونوں میں اتنا قلیل حصہ داخل کرنا کہ روز کی قدر شربت نشے کی حد تک نہ پہنچے تو جائز ہے اور **جب وہ معصیت کے لئے متعین نہیں تو اس کے بیچنے میں حرج نہیں مگر اس کے ہاتھ جس کی نسبت معلوم ہو کہ نشہ کی غرض سے کھانے یا پینے کو لیتا ہے،** لان المعصیة تقوم بعینها فکان کبیع السلاح من اهل الفتنة یعنی: کیونکہ اس صورت میں گناہ عین شے کے ساتھ قائم ہے، لہٰذا یہ فتنہ پروروں کو ہتھیار بیچنے کی طرح ہوا۔"

(فتاوی رضویہ، جلد23، صفحہ574، رضا فانڈیشن، لاہور)

اسی طرح بہار شریعت میں ہے: "افیون وغیرہ جس کا کھانا، ناجائز ہے، ایسوں کے ہاتھ فروخت کرنا جو

کھاتے ہوں ناجائز ہے کہ اس میں گناہ پر اعانت ہے۔"

(بہار شریعت، جلد3، صفحہ481، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قضائے حاجت کے وقت کلام کرنے سے منع فرمایا، چنانچہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ فرماتے ہیں: "سمعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا یخرج رجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتھما یتحدثان، فان اللہ عزوجل یمقت علی ذلک" یعنی: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ دو شخص اس حال میں قضائے حاجت نہ کریں کہ ستر کھولے ہوئے باتیں کریں، کیونکہ اس حال میں باتیں کرنے کو اللہ پاک سخت ناپسند فرماتا ہے۔

(سنن ابو داؤد، جلد1، صفحہ12، رقم الحدیث 15، مطبوعہ دار الرسالۃ العالمیۃ)

مذکورہ حدیثِ پاک میں وعید دونوں باتوں یعنی کسی کے سامنے ستر کھولنے اور باہم کلام کرنے کے بیک وقت پائے جانے کی صورت میں ہے، جیسا کہ علامہ علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: "فان الجمع بمعنی المجموع وھو الموجب للمقت الذی ھو اشد الغضب ولذا قال: (فان اللہ یمقت): ای: یغضب (علی ذلک) أی: علی ما ذکر وھو المرکب من محرم وھو کشف العورۃ بحضرۃ الآخر، ومکروہ وھو التحدث وقت قضاء الحاجۃ" یعنی: دونوں باتوں کا اکٹھے پایا جانا غضب و جلالِ الٰہی کا سبب ہے، اسی وجہ سے حدیث پاک میں فرمایا: اللہ پاک اس پر غضب فرماتا ہے، یعنی مغضوب علیہ بات جس پر غضب فرماتا ہے وہ دو چیزوں سے مرکب ہے، ایک حرام یعنی کسی کی موجودگی میں ستر کھولنا اور دوسری مکروہ یعنی قضائے حاجت کے وقت باتیں کرنا۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد1، صفحہ386، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

جب قضائے حاجت کے وقت صرف کلام کرنا پایا جائے، کسی کے سامنے بے ستری نہ ہو، تب بھی حکمِ کراہت ہے، مگر کراہتِ تحریمی نہیں چنانچہ ذکر کردہ حدیث پاک میں "یمقت" کے تحت علامہ طاہر حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: "استدلوا بہ لکراھۃ الکلام عندہ، ولا یدل المقت علی الحرمۃ" یعنی: فقہائے کرام نے اس حدیث پاک سے قضائے حاجت کے وقت کلام کرنے کے مکروہ ہونے پر استدلال کیا

ہے اور حدیث پاک میں مذکور لفظ "یمقت" (قضائے حاجت کے وقت کلام کرنے کی) حرمت پر دلالت نہیں کرتا۔

(مجمع بحار الانوار، جلد 4، صفحہ 599، مطبوعہ مجلس دائرۃ المعارف العثمانیہ)

بیت الخلا میں خاموشی مستحب ہے اور مستحب کا ترک گناہ نہیں ہوتا ہے، چنانچہ مراقی الفلاح اور حاشیہ طحطاوی میں ہے: "(ویستحب ان لایتکلم بکلام معه ولو دعاء ، لانه فی مصب الاقذار، ویکرہ مع کشف العورۃ) ولو کان فی مکان لا یراہ فیه احد" یعنی: مستحب ہے کہ بیت الخلا میں کسی طرح کا کلام نہ کرے، اگرچہ دعا ہی ہو، کیونکہ وہ گندگی کی جگہ پر موجود ہے اور ستر عورت کھلا ہونے کی صورت میں باتیں کرنا مکروہ ہے، اگرچہ وہ ایسی جگہ ہو جہاں اسے کوئی نہ دیکھ رہا ہو۔

(طحطاوی علی المراقی، صفحہ 106، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

بیت الخلا میں کلام کرنا مکروہ ہے جیسا کہ درمختار میں ہے: "یکرہ۔۔۔التکلم علیھما" یعنی: پیشاب پاخانہ کرتے وقت کلام کرنا مکروہ ہے۔

قضائے حاجت کے علاوہ بھی بیت الخلا میں کلام کرنا مکروہ ہے جیسا کہ مذکورہ عبارت کے تحت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ بستان ابی اللیث کے حوالے سے فرماتے ہیں: "یکرہ الکلام فی الخلاء. وظاھرہ انه لا یختص بحال قضاء الحاجة" یعنی: بیت الخلاء میں کلام کرنا مکروہ ہے، مراد یہ ہے کہ گفتگو کرنے کی ممانعت حالت استنجاء کے ساتھ خاص نہیں بلکہ استنجاء خانے میں کلام کرنا مکروہ ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، جلد 1، صفحہ 344، مطبوعہ دار الفکر)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

25 ربیع الاول 1445ھ/12 اکتوبر 2023ء

نوٹ: مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت اور مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ اور مرکز الاقتصاد الاسلامی کے فیس بک پیج islamicEconomicsCentre سے کی جاسکتی ہے۔
دار الافتاء اہل سنت ویب سائٹ www.fatwaqa.com | مرکز الاقتصاد الاسلامی (Islamic Economics Centre) کی ویب سائٹ www.iecdawateislami.com

ایڈریس: فیضان پلاٹ نزد حنفیہ مجاہدین مسجد متصل عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ
Email:appointment@iecdawateislami.com